Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۱۴ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ، ۱۴ فتح ہش ۱۳۶۸، ۱۴ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۸۴

زمانے کی دُوری کا ازالہ

"زمانے کی دُوری کو اخلاق کی قربت کے ذریعے مٹایا جاسکتا ہے اور نیک اعمال کے نتیجے میں زمانے کے فاصلے ماضی میں بھی طے ہو سکتے ہیں۔ اور مستقبل میں بھی طے ہو سکتے ہیں۔ پس اس پہلو سے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر صدی کے قدم پر یہ دیکھیں کہ ہمارا قدم پچھلی صدی کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں۔ اور ہمارا اخلاق اور عملی فاصلہ کہیں بڑھ تو نہیں رہا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۹ء صا)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔ جب چاہتا ہے۔ وہ دنیا کو قیامت بنانا نہیں چاہتا۔ اگر وہ ایسا کھلا ہوا ہو کہ جیسے سورج تو پھر ایمان کیا رہا اور اس کا ثواب کیا؟ ایسی صورت میں کون بدبخت ہوگا جو انکار کرے گا۔ نشان بیّن ہوتے ہیں لیکن ان کو باریک بین دیکھ سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یہ دقّتِ نظر اور معرفت سعادت کی وجہ سے عطا ہوتی ہے اور تقویٰ سے ملتی ہے۔ شقی اور فاسق اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ ایمان اُس وقت تک ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفا کا بھی ہو۔ لیکن جب بالکل پردہ بر انداز ہو تو وہ ایمان نہیں رہتا۔ اگر مٹھی بند ہو اور کوئی بتا دے کہ اس میں یہ ہے تو اس کی فراست قابلِ تعریف ہو سکتی ہے۔ لیکن جب مٹھی کھول کر دکھا دی اور پھر کسی نے کہا کہ میں بتا دیتا ہوں تو کیا ہوا۔ یا پہلی رات کا چاند اگر کوئی دیکھ کر بتائے تو البتہ اسے تیز نظر کہیں گے۔ لیکن جب چودھویں کا چاند ہو گیا اس وقت کوئی کہے کہ مَیں نے چاند دیکھ لیا وہ چڑھا ہوا ہے تو لوگ اسے پاگل کہیں گے۔ غرض معجزات وہی ہوتے ہیں جس کی نظیر لانے پر دوسرے عاجز ہوں۔ انسان کا یہ کام نہیں کہ وہ ان کی حد بندی کرے کہ ایسا ہونا چاہیئے یا ویسا ہونا چاہیئے۔ اس میں ضرور ہے کہ بعض پہلو اخفا کے ہوں کیونکہ نشانات کے ظاہر کرنے سے اللہ تعالےٰ کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ایمان بڑھے اور اس میں عرفانی رنگ پیدا ہو۔ جس میں ذوق ملا ہوا ہو۔ لیکن جب ایسی کھلی باتیں ہوں گی تو اس میں ایمانی رنگ ہی نہیں آسکتا چہ جائیکہ عرفانی اور ذوقی رنگ ہو۔ پس اقتراحی نشانات سے اس لئے منع کیا جاتا ہے اور روکا جاتا ہے کہ اس میں پہلی رگ سُوءِ ادبی کی پیدا ہو جاتی ہے جو ایمان کی جڑ کاٹ ڈالتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ۲۰۹ و صـ۲۱۰)

● مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب آئی سپیشلسٹ (جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سابق ناظر دیوان کے داماد ہیں) سویڈن میں بمع فیملی مقیم ہیں اور گذشتہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ تازہ موصولہ اطلاع کے مطابق گذشتہ پانچ روز سے بیہوشی کی حالت ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کی خدمت میں خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

● محترمہ امتہ الحسیب ماجدہ صاحبہ (دارالبرکات ربوہ) کی والدہ محترمہ راشدہ مجید صاحبہ اہلیہ مجید احمد خان صاحب کی طبیعت گردہ میں تکلیف کے باعث خراب رہتی ہے۔ ایک گردہ خراب ہونے کی وجہ سے پہلے ہی نکال دیا گیا تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔

● مکرم عبدالقدیر صاحب امیر راہِ مولیٰ ساہیوال کی والدہ محترمہ نے لکھا ہے کہ ان کی بیٹی کی شادی دسمبر کے آخری عشرہ میں ہو رہی ہے۔ احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کریں۔

● امیر راہِ مولیٰ مکرم محمد الیاس صاحب منیر نے سب دوستوں کی خدمت میں سلام بھجوایا ہے۔ اور دعا کی درخواست کی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُن کی ہمشیرہ محترمہ ناصرہ بابر صاحبہ کو مورخہ ۹ر دسمبر ۸۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کی خصوصی دعاؤں کا پھل ہے۔ بچے کا نام مبابل احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود تحریک "وقفِ نَو" کے تحت وقف ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت و درازیٔ عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔

یومِ آخر پر ایمان بدیوں سے روک سکتا ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ آپ سے راضی ہو

"مَیں سمجھ ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص ایمان حقیقی رکھ کر سب نبیوں کی مشترکہ تعلیم کی خلاف ورزی کیوں کرتا ہے۔ کیا کسی بھی نبی کی تعلیم ہے کہ جھوٹ بولیں، دنیا کے حریص ہوں، کاہل اور سست بن جائیں، دھوکہ دیں، حق سبحانہ' وتعالیٰ کی عبادت سے غافل ہو جائیں۔ شریروں اور بدمعاشوں سے تعلق پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ اس کو کبھی پسند نہیں کرتا اور ان تمام بدیوں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو۔ پس جو شخص (مَیں اللہ پر ایمان لایا) کا مصداق ہو وہ تمام نیکیوں کا گرویدہ اور بھلائیوں کا پسند کرنے والا ہوگا۔ اگر اس طرح پر سمجھ نہیں آتا تو ایک اور راہ ہے جس پر چل کر انسان بدیوں سے بچ سکتا ہے۔ یوم آخرہ پر ایمان ہو۔ اگر انسان جزاءِ اعمال کو مانتا ہو اور اسے ایمان ہو تو وہ بدیوں سے بچ جاتا ہے۔ ایک شریف طبع انسان کو کہہ دیں کہ دو روپے دیتے ہیں دو جوتے لگا لینے دو وہ کبھی پسند نہیں کرے گا۔ پھر یوم آخر میں کب کوئی گوارا کر سکتا ہے۔ پس اس پر ایمان لا کر بدی نہیں کر سکتا۔ مَیں جانتا ہوں کہ ایک نوکر اپنے فرض منصبی میں سستی کر کے تنخواہ پا سکتا ہے۔ ایک اہلِ حرفہ دھوکہ دے کر قیمت وصول کر سکتا ہے۔ ایک شخص دوست کو دھوکہ دے کر آؤ بھگت کرا سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے لیکن اگر آخرت پر ایمان ہو کہ اللہ تعالےٰ کے حضور جا کر ان اعمال کی جواب دہی کرنا ہے تو ایسا عاقبت اندیش بدی کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔"

خطبات نور جلد دوم صـ۱۵۵-۱۵۶

> مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتا ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ ، فتح ۱۳۶۸ ہش — ۱۴ ، دسمبر ۱۹۸۹ء

سچّی خدمت

عام طور پر یہ بات سُننے میں آتی ہے کہ فلاں پارٹی پاکستان کے خلاف ہے ۔ اور وہ پارٹی کسی اور پارٹی کا نام لے کر کہتی ہے کہ دوسری پارٹی پاکستان کے خلاف کام کر رہی ہے ۔ بعض اوقات یہ سُننے میں آتا ہے کہ اگر یوں نہ ہُوا تو پاکستان نہ رہے گا ، اور اگر دُوں نہ ہُوا تو پاکستان کا وجود ختم ہو جائے گا ۔

یہ سب باتیں قابلِ غور ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سب پارٹیاں پاکستان ہی کے لئے کام کرنا چاہتی ہیں ۔ البتہ جو پارٹی برسرِاقتدار ہو۔ کوئی ہو اور کہیں ہو۔ اسے ہٹانے کی جمہوری طریق پر کوشش کرنا ہر پارٹی کا حق ہے ۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ پارٹی برسرِاقتدار نہ ہو یا وہ پارٹی برسرِاقتدار نہ ہو ۔ یہ پارٹی نہ رہے گی یا وہ پارٹی نہ رہے گی ۔ لیکن اس بات کا ہم سب کو یقین ہونا چاہیئے کہ پاکستان رہے گا ۔ خدا کے فضل سے تمام لوگ اس کی اپنے اپنے رنگ میں خدمت کرتے رہیں گے ۔

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو ہمیشہ بڑھاتا رہے) نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "تمہارا مطمحِ نظر ملک کی سچی خدمت ہونا چاہیئے"۔ ہمیں سب کچھ سُن تو لینا چاہیئے لیکن اس یقین کے ساتھ کہ پاکستان کا وجود قائم رہے گا ، اس کی سچی خدمت میں مصروف رہنا چاہیئے ۔ یہ خداداد مملکت ہے ۔ اس کے ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں ۔ خدا اسے اپنے فضل سے مستحکم سے مستحکم تر کرتا رہے ۔ لوگ کیا کرتے ہیں کس طرح اس کی خدمت کرتے ہیں ، انہیں کرنے دیں ۔ لیکن ہمارا ایمان اور ہماری اپنے وطن سے محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس کی خدمت کرتے رہیں اور اس کی ترقی کیلئے جاں توڑ کوشش کریں ۔ ہمیں اپنے کام سے کام ہونا چاہیئے ۔ حضرت فضلِ عمر کی نصیحت ہمارے سامنے رہنی چاہیئے اور ہمیں اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اپنے وطن کی ہر شعبے میں سچی خدمت کرنے کی لگن ہونی چاہیئے ۔ یہ پاکستان نہ زید کا ہے نہ بکر کا ۔ یہ ہم سب کا ہے ۔ ہم کوئی بھی ہوں ۔ اور پاکستان میں کہیں بھی ہوں ، یہ ہمارا ہے ۔ اس کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے ۔ خدمت اور وہ بھی سچی خدمت ۔

دو چار کی آواز ہے خاموش ہیں باقی
چند ایک ہیں غدّار وفا کوش ہیں باقی
کچھ لوگ تو کرتے ہیں نہ پینے کا تکلّف
میخانۂ الفت میں بلا نوش ہیں باقی

ابوالاقبال

تحریکِ جدید

حضرتِ فضلِ عمرؓ کی ایک پیاری یادگار
بہرِ ابلاغِ حقیقت اک نظامِ شاہکار

اس کے پس منظر میں ہے صبر و رضا کی داستاں
معرکۂ حق و باطل معرکۂ نور و نار

اِک زمانہ تھا کہ اہلِ حق بہت مظلوم تھے
آسرا کوئی نہ تھا جز ہستیٔ پروردگار

ایک تیز و تند طوفاں میں تھی اہلِ حق کی ناؤ
دیکھ کر خوش ہو رہے تھے صاحبانِ اقتدار

عالمِ دیوانگی میں شہر کے پیر و جواں
درپئے آزار رہتے تھے وہ سب لیل و نہار

عدل کا میزان تھا جن حکمرانوں کے سپرد
خود انہی کی آستینوں سے لہو تھا آشکار

ایسے عالم میں ہوا آغازِ تحریکِ جدید
جس سے قائم ہوگیا پھر دینِ فطرت کا وقار

ہوگیا ہے آج وہ اکنافِ عالم پر محیط
وہ پیامِ حق جو تھا گوشِ عدو پر ایک بار

لمحہ لمحہ ہوں عطا فضلِ عمر کو رفعتیں
جو اسیروں اور مظلوموں کا تھا اِک رستگار

حق پرستوں سے ہے اب شبّیر کی یہ التجاء
مال تو کیا چیز ہے جاں بھی کرو اس پر نثار

شبّیر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلمی مسائل

شیطان کی روکیں

حضرت فضل عمر
(اللہ آپ سے راضی ہو)

آج تک کوئی بھی نبی اور رسول ایسا نہیں آیا جس کے ہر مقصد اور ہر مدعا اور ہر خواہش اور ہر تڑپ کے آگے شیطان نے روکیں نہ ڈالی ہوں۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر نبی کامیاب ہو گیا تو پھر میرا ٹھکانا کہیں نہیں جسطرح مرتا ہوا آدمی پورا زور لگاتا ہے کہ وہ کسی طرح موت کے پنجے سے نکل جائے اسی طرح شیطان اور اُسکی ذریت انبیاء اور اُن کی جماعتوں کے خلاف پورا زور لگاتی ہے۔ جنہوں نے مرنے والے کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ اس بیہوشی میں بھی جس میں دنیا و مافیہا کی اسے کوئی خبر نہیں ہوتی جب کہ ساری طاقت زائل ہو چکی ہوتی ہے اور وہ تمام قوت خرچ ہو چکی ہوتی ہے مرنے سے چند منٹ پہلے مرنے والا اسطرح زور لگاتا ہے گویا کہ وہ پھر اس دنیا میں آنا چاہتا ہے۔ اس کا سارا جسم ہل جاتا ہے گردن اُٹھ جاتی ہے اور وہ اپنی طاقت کا آخری ذرہ تک اسلئے خرچ کر دیتا ہے کہ بچ جاؤں یہ اس انسان کی حالت ہوتی ہے جو بے ہوشی میں ہوتا ہے۔ جسکی طاقت خرچ ہو چکی ہوتی ہے جو سوکھ کر کانٹا ہو چکا ہوتا ہے پھر اسکی کیا حالت ہو گی جو بے ہوش نہ ہو اور جسکی طاقت خرچ نہ ہوئی ہو۔ ایک چھوٹے بچے کو ہی کنوئیں میں ڈرانے کے طور پر دھکیل کر دیکھ لو۔ کس طرح وہ چمٹ جاتا ہے اور عام طاقت سے آٹھ دس گنا زیادہ طاقت اس میں پیدا ہو جائے گی۔ ایک ایسا آدمی جسے کشتی میں پہلوان ایک منٹ میں گرا سکتا ہے اس کے متعلق پہلوان سے کہو کہ اسے کنوئیں میں گرا کر دیکھے ایک منٹ چھوڑ ایک گھنٹے میں بھی نہیں گرا سکے گا۔ اس لئے کہ کشتی میں تو سمجھتا ہے کہ مقابلہ ہے اگر گر بھی گیا تو کیا ہوا۔ مگر جب وہ یہ سمجھے کہ موت آنے لگی ہے تو اپنی ساری طاقت خرچ کرے گا۔ اور اتنا زور لگائے گا کہ اوّل تو زبردست کے برابر ہو جائیگا۔ ورنہ اسکے قریب قریب رہے گا جب خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں کوئی سلسلہ قائم کیا جاتا ہے۔ تو اس وقت ایسی ارواح خبیثہ جو شیطان سے تعلق رکھتی ہیں یا بعض گناہوں کی وجہ سے شیطان نے ان پر تصرّف پایا ہوا ہوتا ہے جوش میں آجاتی ہیں اور سارا زور اس بات کے لئے صرف کرتی ہیں کہ کسی طرح سچائی دنیا میں نہ پھیلے۔ یہ لوگ جب الٰہی سلسلوں کے مقابلے میں کھڑے ہوتے ہیں۔ کئی تو ایسے ہوتے ہیں جو ان سلسلوں میں نام کے لحاظ سے شامل ہوتے ہیں۔ جیسے عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اسکے ساتھ تعلق رکھنے والے اور کبھی ایسے ہوتے ہیں جو نام کی طرف تو منسوب ہوتے ہیں۔ لیکن نظام کی طرف منسوب نہیں ہوتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جیسے خوارج تھے اور کبھی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نہ نام کی طرف منسوب ہوتے ہیں نہ نظام کے لحاظ سے کوئی تعلق رکھتے ہیں جیسے مکّہ کے کفار اور یہود اور نصاریٰ یہ سب لوگ مل کر ان مقاصد میں روک بننا چاہتے ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے انبیا دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں اور ہر قسم کی مشکلات ان کے راستے میں کھڑی کر دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے نشانات کے ساتھ نبیوں کی تائید کرتا اور شیطان کو اسکے تمام منصوبوں میں ناکام کر دیتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح شکاری کتے کو اگر کسی چور کے کپڑے کی خوشبو سنگھا کر چھوڑ دیا جائے تو وہ دس بیس بلکہ ۱۰۰ میل تک بھی پیچھے جاکر اسے پکڑ لیتا ہے اسی طرح شیطان کو بھی تقدس کی خوشبو سے دشمنی ہے۔ اور جس میں اسے یہ خوشبو آئے اس پر وہ دیوانہ وار حملہ کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ جس سے تقدس کی خوشبو آتی ہے اسے چیر ڈالے جب آدم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے تقدس کی خوشبو پائی تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیچھے دوڑا پھر حضرت نوح علیہ السلام آئے اور انہوں نے خوشبو پائی تو وہ انکے پیچھے دوڑا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو اُنکے پیچھے دوڑ پڑا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو اُن کے پیچھے دوڑ پڑا۔ اگر ان سب میں ایک ہی قسم کی خوشبو نہ ہوتی تو ان پر شیطان کا حملہ بھی ایک رنگ میں نہ ہوتا چونکہ ان کی خوشبو ایک ہی طرح کی تھی اور وہ توحید کی خوشبو تھی۔ اسلئے شیطان نے ان کے زمانوں میں حملہ بھی ایک ہی رنگ میں کیا۔

پرائمری تعلیم

احمدیہ جماعت نائیجیریا کے دوسرے تعلیمی دور میں جب ۱۹۴۹ء میں پہلا سکول کھولا گیا تو اساتذہ کا انٹرویو لیتے ہوئے ایک ایسی بات سامنے آئی جس کا ذکر اپنے ملک میں کبھی نہیں سنا تھا۔ بات یہ تھی کہ ایک ٹرینڈ استانی سے جب انٹرویو میں پوچھا گیا کہ وہ کونسی جماعت کو پڑھانا چاہیں گی تو انہوں نے کہا سال اوّل کے بچوں کو۔ میں حیران ہوا کہ ٹرینڈ استانی ہے اس کا جی تو یہ چاہنا چاہیئے کہ میں بڑی کلاسوں کو پڑھاؤں گی لیکن وہ کہنے لگی کہ اگر بچوں کی تعلیم کی بنیاد اچھی ہو تو آگے چل کر بھی وہ اچھی طرح سے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں میرے لئے تو یہ بات بالکل عجیب تھی۔ اس لئے کہ اپنے ملک میں تو یہی دیکھا ہوا تھا کہ پرائمری سکول کے اساتذہ بالکل تھوڑی سی تعلیم حاصل کرنے والے لوگ ہوتے تھے اور وہ بھی بغیر کسی تربیت کے۔ اب پاکستان میں اس بات کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ پیدا ہونے کا امکان ہے کہ پرائمری سکولوں کے اساتذہ بھی بہتر تعلیم یافتہ ہوں اور انہوں نے ٹریننگ بھی حاصل کی ہوئی ہو۔

کہتے ہیں کہ اب ۵، لاکھ پرائمری سکولوں کی طالبات اور ۲۲، ہزار لیڈی ٹیچرز ایک نئی سکیم کے ماتحت بہتر طریق پر تعلیم حاصل کر سکیں گی۔ اور تعلیم دے سکیں گی۔ یہ پرائمری ایجوکیشن گرلز سیکٹر پراجیکٹ ہے جسے ایشین ڈویلپمنٹ بنک ضرورت کے مطابق مدد دے گا۔ پہلی امداد جو دی جا رہی ہے۔ وہ تقریباً ساڑھے چھ کروڑ امریکی ڈالر کا قرضہ ہے۔ جو تعلیم کے لئے پاکستان کو دیا جا رہا ہے اس قرضے پر سود وصول نہیں کیا جائے گا۔ یہ قرضہ ایشین ڈویلپمنٹ فنڈ کی اس مد سے دیا جا رہا ہے جو رعایتی طور پر دیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے تعلیم کا معیار اور تعلیم دینے کی مہارت اور پرائمری سکول کی فراہمی کو فائدہ پہنچے گا۔ خاص طور پر ان علاقوں کو مدّنظر رکھ کر اس پروگرام پر عمل کیا جائے گا۔ جو عام طور پر پس ماندہ علاقے کہلاتے ہیں۔ یہ قرض ۳۵، سال کے عرصے میں واپس کیا جانا لازمی ہے۔ لیکن اس عرصے کے ساتھ ہی ۱۰، سال مزید بھی بڑھائے جا سکتے ہیں اور صرف ایک فی صد سالانہ سروس چارج دینا پڑے گا۔

وفاقی حکومت اس رقم کو پنجاب سندھ بلوچستان اور شمالی مغربی سرحدی صوبے کے ذریعے ان صوبوں کو انہی شرائط پر دے گی۔ جن شرائط پر بنک نے انہیں یہ قرض دیا ہے۔ اس وقت آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا نواں بڑا ملک ہے اس کی آبادی ۱۰، کروڑ ۳۰، لاکھ کہی جاتی ہے اور یہاں کی خواندگی کی شرح ۲۶٫۲ فیصد ہے۔ جبکہ عورتوں کی خواندگی ۱۳٫۷ فی صد ہے۔ گاؤں کی آبادی میں لڑکیوں کی خواندگی کی شرح ۵٫۱ فی صد ہے۔

اگرچہ گذشتہ حکومتوں نے بھی اپنے اپنے وقت میں تعلیم کی اہمیت کا ذکر کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پسماندہ علاقوں میں تعلیم کے لئے خاص طور پر کم کوشش کی گئی ہے۔ تعلیمی پروگراموں کو زیادہ تر شہری علاقوں تک محدود رکھ کر وہیں رقوم خرچ کی جاتی رہی ہیں۔ اور اسی لئے یونیورسل ایجوکیشن یعنی ہر شخص کا تعلیم حاصل کرنا کی پالیسی پر پوری طرح عمل نہیں کیا جا سکا۔

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

اسرائیل

اسرائیلی پولیس نے کہا ہے کہ وہ غزہ پٹی کے ۱۰ ہزار فلسطینیوں کو نکال باہر کرنا چاہتی ہے۔ جو اس وقت اسرائیل میں داخل نہیں ہو سکتے یہ کارروائی اسرائیلیوں کے بیان کے مطابق جرائم کی روک تھام کے لئے کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب لوگ جرائم پیشہ ہیں۔ اگرچہ اس تجویز پر ابھی عمل درآمد تو شروع نہیں ہوا لیکن کسی وقت بھی ایسا کیا جا سکتا ہے۔ یا ان میں سے جتنی تعداد کو چاہیں اسرائیل میں داخلے سے منع کر سکتے ہیں۔ اس وقت ۷۶۰ا فلسطینی اسرائیل میں داخل ہونے سے روکے جا چکے ہیں، حالیہ واقعات کی تحقیق کے بعد خاص طور پر تل ابیب کے علاقے میں اسرائیل نے یہ فیصلہ کیا کہ اس فہرست میں توسیع کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ گذشتہ ماہ جرائم کی تعداد اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ اسی دوران چار یہودیوں اور تین عربوں کو قتل کیا گیا، یہ قتل کی کہانی اخبارات میں چھپی اور اسے "تل ابیب کا نامعلوم شخص" کے ساتھ منسلک کیا گیا۔ اسرائیلی حکومت کے نمائندے نے یہ بھی کہا کہ گذشتہ دفعہ ہم نے صرف ایسے لوگوں کی فہرست بنائی تھی جنہوں نے گذشتہ پانچ سال میں کوئی جرم کیا تھا۔ اس دفعہ ہم نے ان تمام لوگوں کو اس فہرست میں شامل کر لیا ہے۔ جنہوں نے کبھی نہ کبھی کوئی جرم کیا ہوا ہے۔ ملک یا اس علاقے کا لا اینڈ آرڈر بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ اسرائیل گذشتہ ۲۴ ماہ کا احتجاجی پروگرام جسے انتفادہ کہا جاتا ہے کے پیش نظر اس قسم کی کارروائیاں کر رہا ہے۔ اب انہوں نے ایسے تشخیصی کارڈ جاری کر دئے ہیں جن سے مشکوک افراد کو الگ رکھا جائے اور اسرائیل کے علاقے میں کام کرنے سے محروم کیا جا سکے۔

گذشتہ اتوار یعنی ۱۹ تاریخ کو اسرائیلی پولیس نے ایک ۲۲ سالہ فلسطینی کو اس الزام کے تحت گرفتار کیا کہ اس نے پانچ عورتوں اور دو مردوں کو ہلاک کیا تھا۔ پہلے ان کی پٹائی کی اور پھر انہیں گلا گھونٹ کر مار گیا۔ یہ واقعہ تل ابیب کے مختلف دو مکانوں میں رونما ہوا۔

چینی کے نرخ

چند دوست چائے پی رہے تھے ، رفیق نے ایک سے پوچھا کتنی چینی ڈالوں ۔ وہ کہنے لگا ایک چمچ ۔ دوسرے سے پوچھا آپ کے کپ میں ؟ اس نے کہا آدھا چمچ ، تیسرے سے پوچھا۔ آپ کتنی چینی لیں گے ؟ اس نے کہا میں تو چینی پیتا ہی نہیں ۔ میں تو ایک عرصے سے چائے بغیر چینی کے پیتا ہوں ۔ اور اسی طرح باقی دوستوں نے ، کسی نے آدھا چمچ کسی نے ایک چمچ کسی نے چینی بالکل نہیں لی ۔ یہ دیکھ کر ہمیں خیال آیا ، معلوم ہوتا ہے کہ چینی کی مقدار جو پہلے استعمال کی جاتی تھی اب اس سے بہت کم استعمال ہوتی ہے ۔ گویا کہ طلب کم ہو گئی ہے اور علم المعیشت میں پڑھا تھا کہ اگر طلب کم ہو جائے تو چیزوں کی قیمت گرنے لگتی ہے، طلب زیادہ ہو، چیز کم ہو تو چیزوں کی قیمت زیادہ ہو جاتی ہے اور اگر طلب کم ہو جائے، لوگ کسی چیز کو کم خریدیں تو اس کی قیمت بھی کم ہو جاتی ہے ۔ ہم نے سوچا کہ پڑھا تو یہ تھا بات اس کے الٹ معلوم ہوتی ہے ۔ کیونکہ طلب تو کم ہی نظر آتی ہے لیکن چینی کی قیمت بڑھ رہی ہے ۔ اور اب اتنی بڑھ گئی ہے کہ حکومت کو لا جسٹک سیل کو اس بات پر مامور کرنا پڑا ہے کہ وہ سارے ملک میں کم قیمت پر چینی مہیا کرنے کا اہتمام کرے ۔ بات کیا ہے ۔ ہو سکتا ہے کچھ لوگ کہیں کہ یہ لوگ جو چائے میں کم چینی پیتے ہیں کسی اور طرح سے چینی زیادہ کھاتے ہوں اس کا بھی امکان نہیں ہے، کیونکہ جو شخص چائے میں بھی چینی نہیں ڈالتا وہ شربت کہاں پیئے گا ۔ اور فرنی اور کھیر کہاں کھائے گا ۔ میٹھے چاول تو وہ بالکل ہی ہاتھ نہیں لگائے گا ۔ گویا کہ طلب واقعی کم ہو گئی ہے، قیمت بڑھ گئی ہے ۔ کیا آپ ہمیں بتا سکیں گے کہ ایسا کیوں ہوا ہے ۔

ہیلو

مائیکل میکر میک ایک ایسے شخص کا نام ہے جس نے ہارورڈ یونیورسٹی میں دوران تعلیم ورلڈ ہیلو ڈے کا آغاز کیا۔ شاید اسے اسکی خواہش تو ضرور ہو گی ۔ کہ اس کا یہ خیال ساری دنیا پر چھا جائے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسے کامیابی کی کس حد تک توقع تھی ۔ یہ ورلڈ ہیلو ڈے اس نے ۱۹۷۳ء کے خزاں کے ایام میں اس

باقی صـ۷ پر

پس منظر

● جنرل مشعل عون نے صدر الیاس ہراوی کا حکم ماننے سے انکار کیا تو اسے صدر نے برطرف کر دیا اور اپنی فوجوں کو صدر کے محل کے گرد جہاں مشعل عون رہتا ہے گھیرا ڈالنے کا حکم دے دیا ۔ حالات خراب ہو جانے کی وجہ سے ایک بڑی تعداد میں لبنانی دارالخلافہ کو چھوڑ کر اپنی حفاظت کے لئے دوسرے مقامات پر جا رہے ہیں ۔ فرانس نے اپنے باشندوں کو لبنان سے نکالنے کے لئے وہاں اپنے جہاز بھیج دیئے ہیں ۔

● ہندوستان کے انتخابات ختم ہو گئے ہیں اور کانگرس آئی کی حکومت نے استعفےٰ دے دیا ہے ۔ دوسری پارٹیاں مل کر حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہیں ۔ لیکن ان میں یہ فیصلہ ہونے میں دیر ہو رہی ہے کہ وزیر اعظم کون بنے گا ۔ راجیو گاندھی نے کہا ہے کہ وہ حزب اختلاف کے طور پر اسمبلی میں اپنی سیٹ لیں گے ۔

● کموروز کے جزیرے میں انقلابی حملے کے دوران صدر احمد عبداللہ بدھ کے روز ہلاک ہو گئے تھے ۔ کہا جاتا ہے کہ صدر کے گارڈ جن کی کمان فرانسیسی فوجی بوب ڈینارڈ (BOB DENARD) کے ہاتھ میں تھی انہوں نے حکومت کا اقتدار سنبھال لیا ہے ۔ بعض لوگوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ مسٹر ڈینارڈ ہی صدر کی ہلاکت کے ذمہ دار ہیں اگرچہ اس سے پہلے ایک اور فوجی افسر پر بھی یہ الزام لگایا جاتا تھا ۔ صدر کی حفاظت کے لئے تیس فرانسیسی اور بلجین کرائے پر کام کرتے تھے جو مورونی میں وزارت کی عمارت کے باہر اپنے فرائض سرانجام دیتے تھے ۔ مورونی کموروز کا دارالخلافہ ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ اب جزیرے میں امن و امان ہے اور بازاروں میں معمول کے مطابق خرید و فروخت ہو رہی ہے ۔

● پہلے بنک برائے خواتین کے افتتاح پر صدر مملکت غلام اسحٰق خان نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ پاکستان میں فسٹ ویمن بنک کے آغاز پر میں ان تمام کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے انتہائی قلیل عرصے میں اس بنک کے آغاز کا انتظام کر دیا ۔ مجھے یقین ہے کہ اس بنک کے ذریعے نہ صرف خواتین کو ملازمتیں مل سکیں گی بلکہ خواتین کی دوسرے بنکوں میں ملازمت کیلئے بھی یہ بنک کارآمد ثابت ہوگا ۔ اس طرح تجارت اور صنعت کے شعبوں میں بھی عورتیں پہلے سے زیادہ ملازمتیں اختیار کر سکیں گی ۔ صدر مملکت نے بنک کی کامیابی کیلئے دعا کی ۔

● فروری ۱۹۸۷ء میں اوپیک یعنی پیٹرول برآمد کرنے والے ملکوں کی تنظیم نے فیصلہ کیا تھا کہ پیٹرول کی عالمی قیمت کو ۱۸ ڈالر بیرل تک لانے کیلئے ناروے اپنے تیل کی پیداوار کا ۷،۵ فی صد کم کرے ۔ اب ناروے کی حکومت پر یہ دباؤ بڑھ رہا ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرے ۔ اسوقت ناروے سارے یورپ میں تیل پیدا کرنے والے ملکوں کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہے ۔ پہلے نمبر پر برطانیہ ہے ۔ ۷،۵ پیداوار کم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار بیرل روزانہ کم کئے جائیں تاکہ یہ مقدار بازار میں نہ پہنچے اور قیمت ۱۸ ڈالر فی بیرل ہو جائے اس وقت ناروے ۱۵ لاکھ بیرل روزانہ پیدا کر رہا ہے ۔ یہ بڑھ کر ۱۷ لاکھ بیرل یومیہ ہو سکتی ہے یہ فیصلہ مسز گرو ہارلم برنٹ لینڈ (BRUNDT LAND) کے وقت میں ناروے کی حکومت نے قبول کیا تھا اسوقت دنیا میں تیل کی قیمت ۱۰ ڈالر فی بیرل ہو چکی تھی ۔ یہ ۱۹۸۶ء کی بات ہے ۔ تیل کی قیمت پر ہر دو سال کے بعد نظر ثانی کی جاتی ہے ۱۹۸۶ء میں حکومت کا یہ خیال تھا کہ ۷،۵ فی صد پیداوار کم کرنے سے ملک کو خاصا فائدہ ہوگا ۔ اگرچہ اب قیمت ۱۸ ڈالر فی بیرل تو ہو چکی ہے ۔ لیکن ناروے کی اقتصادیات کو ابھی مشکل کا سامنا درپیش ہے ۔ اسوقت بیروزگاری جنگ عظیم کے بعد سے اب تک سب سے زیادہ ہے ۔ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ پیٹرول کی آمد بڑھانے سے جو رقم وصول ہو گی وہ معیشت کو بہتر بنانے میں کام آسکے گی

پانچ بنیادی اخلاق

۱۔ سچ کی عادت ۔
۲۔ نرم اور پاک زبان کا استعمال ۔
۳۔ وسعت حوصلہ ۔
۴۔ معاشرے سے تکالیف کو دور کرنا ۔
۵۔ مضبوط عزم اور ہمت ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمی خون
ANAEMIA

ڈاکٹر منصورہ سعید
ربوہ

میں آج جس موضوع پر گفتگو کروں گی وہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے اور یہ ہے خون کی کمی۔ کہنے کو یہ عام سی بات ہے اور نظر نہیں آتی لیکن اس کے اثرات بہت برے ہیں۔ ضرب المثل ہے کہ "جان ہے تو جہان ہے" جب تک جان ٹھیک نہ ہوگی اس وقت تک خدا کی پیدا کردہ اس کائنات کی ہر چیز پھیکی پھیکی لگے گی اور ہم اس سے لطف اندوز نہ ہوسکیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنی جان اور صحت کا خیال رکھا جائے اور یہ اسی وقت ہو سکے گا۔ جب ہمارا خون صاف، صحت مند اور پوری مقدار میں بنے گا۔

خون ہمارے جسم میں بہنے والا وہ سیال مادہ ہے جو ہر عضو کو غذا اور آکسیجن فراہم کرتا ہے اس میں تین مختلف قسم کے ذرات پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ایک سرخ ذرات ہیں جن میں سرخ رنگ کا مادہ Haemoglobin موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے خون کا رنگ سرخ ہے۔ ہر انسان میں اس کا level اس کی عمر اور جنس کے لحاظ سے Constant ہوتا ہے کسی وجہ سے اس میں کمی واقع ہو جائے تو وہ دراصل خون کی کمی کہلاتی ہے۔

۲۔ دوسری قسم کے ذرات سفید ذرات ہیں۔ ان کی تعداد سرخ ذرات کے مقابلے میں کافی کم ہوتی ہے۔ یہ ذرات جسم کو بیرونی بیماریوں سے بچاؤ فراہم کرتے ہیں۔

۳۔ تیسری قسم کے ذرات Platelet کہلاتے ہیں یہ جسم کے اندر خون کے جمنے کو روکتے ہیں اور وہ سیال کی شکل میں پورے جسم میں دوڑتا ہے۔

خون کے ان تینوں قسم کے ذرات کی ابتدائی حالت ہماری ہڈیوں کے گودوں سے بننا شروع ہوتی ہے۔ جو کہ ہماری پیدائش سے پہلے اور فوراً بعد بہت زیادہ مقدار میں بنتے ہیں۔ ان ذروں کو Mature حالت تک پہنچنے کے لئے مزید کچھ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ ہماری غذا سے فراہم ہوتے ہیں مثلاً Folic acid, Vit B12, Vit C, Thyroxin وغیرہ۔

اگر کسی شخص میں مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہونے لگیں تو سمجھ لیں کہ اس میں خون کی کمی واقع ہو چکی ہے جو انسان کو اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

"تھکن، بیزاری، سستی، گھر کے کام کاج کرنے پر سانس کا پھول جانا، دل کا تیز دھڑکنا، کمزوری، بدہضمی، سردرد، سر چکرانا، نظر کی کمزوری نیند نہ آنا۔ چہرے کا پیلا پن، منہ کے کناروں کا پھٹ جانا، ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں سنسناہٹ، اور انتہائی کیسوں میں پنڈلیوں کا سوج جانا۔

اگر ان میں سے کچھ علامات آپ کو محسوس ہونے لگیں تو فوراً کسی ڈاکٹر سے رجوع کریں تاکہ بات مزید بگڑنے سے بچ جائے۔

آئیے اب دیکھیں کہ خون کی کمی کی کیا وجوہات ہیں ان کو ہم تین بڑے گروپوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ خون کا کافی مقدار میں ضائع ہونا یا بہہ جانا جسم کے کسی حصے سے۔

۲۔ خون کے سرخ ذرات کا جسم کے اندر کم بننا۔

۳۔ خون کے سرخ ذرات کا جلد جلد ٹوٹنا

ہمارے ہاں خون کی کمی کی سب سے بڑی وجہ خون کے سرخ ذرات کا جسم کے اندر کم بننا ہے جو کہ فولاد کی کمی کے باعث ہے۔ کیونکہ سرخ ذرات کی زندگی چند روزہ ہوتی ہے اور یہ مسلسل ہمارے جسم کے اندر بنتے رہتے ہیں اور پرانے اپنی زندگی گزار کر ٹوٹتے رہتے ہیں۔ فولاد کی کمی کے باعث نئے سرخ ذرات نہیں بن پاتے۔ یہ فولاد کی کمی عورتوں میں مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ دوران حیض خون کے ساتھ فولاد ضائع ہوتا ہے۔ اسی طرح دوران حمل بھی فولاد کی مانگ بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ جسم کے اندر پرورش پانے والے بچے کے لئے بھی فولاد کی ضرورت ہوتی ہے اور خود ماں کو بھی توانائی کے لئے فولاد زیادہ چاہیئے ہوتا ہے اسی لئے عورتیں خون کی کمی کا زیادہ شکار ہوتی ہیں اور کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔

فولاد کی کمی کی وجہ ہماری خوراک میں ان اجزاء کی کمی ہے جس میں یہ وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ اس کی کمی کی ایک اور وجہ ہمارے نظام ہضم کی خرابی ہے۔ اگر ہمارا معدہ اور آنتیں صحیح طور پر کام نہیں کر رہی ہیں تو جو فولاد ہم نے غذا کی صورت میں جسم میں داخل کیا ہے وہ صحیح طور پر ہضم نہیں ہوگا۔ اور خون میں شامل نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح اگر پیٹ میں کیڑے موجود ہوں تو وہ جسم میں داخل ہونے والے تمام فولاد کو خود کھا جاتے ہیں اور خون میں شامل نہیں ہونے دیتے۔ اس لئے اچھی غذا کھانے کے باوجود خون نہیں بنتا۔

خون کی کمی کی ایک وجہ کوئی بھی لمبی بیماری ہے جیسے جگر یا گردے کی بیماری جس میں یہ اعضاء صحیح طور پر کام نہیں کرتے تو دوران خون ٹھیک نہیں رہتا۔ اور خون صاف نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہڈیوں کی کچھ بیماریوں میں خون کے ذرات Abnormal بننا شروع ہو جاتے ہیں اور خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

آئیے اب دیکھتے ہیں کہ ہم خون کی کمی سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری غذا مناسب، معیاری اور متوازن ہو۔ اس میں ہر قسم کی ضروریات موجود ہوں۔ ہماری روزمرہ کی خوراک میں وہ چیزیں شامل ہونی چاہئیں جن میں فولاد وافر مقدار میں موجود ہو جیسے گوشت مچھلی۔ کلیجی۔ گردے، دودھ اس کے علاوہ کچھ سبزیاں بھی ایسی ہیں جن میں گوشت جتنا فولاد موجود ہوتا ہے۔ مثلاً پالک۔ سویابین چقندر ٹماٹر، سلاد کے پتے۔ اسی طرح پھل جن میں فولاد کی کثرت ہے وہ ہیں سیب، ناشپاتی، آڑو، بیر وغیرہ۔ اگر ہم ان چیزوں کی کچھ مقدار اپنی روزانہ کی خوراک میں شامل کرتے رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ فولاد کی کمی واقع ہو۔ لیکن اگر آپ حمل سے ہیں تو ان چیزوں کا استعمال روزانہ سے زیادہ کرنا ہوگا کیونکہ فولاد کی ضرورت آپ کے ساتھ آپ کے بچے کو بھی ہے اور اس کی کمی آپ اور آپ کے ہونے والے بچے کے لئے مضر ہے۔ اسی طرح دودھ پلانے والی ماؤں کو بھی زیادہ توانائی کی ضرورت ہوتی ہے انہیں بھی اپنی خوراک کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

خون بننے کے لئے Folic acid اور Vit C، Vit B12 بھی چاہیئے ہوتا ہے۔ یہ اجزاء بھی ہماری خوراک میں شامل ہونے چاہئیں مثلاً Vit C ترش چیزوں میں موجود ہوتا ہے جیسے لیموں، سنگترہ۔ سارے وٹامن یا حیاتین سبزیوں میں موجود ہوتے ہیں۔ بس شرط یہ ہے کہ سبزی تازہ ہو، گلی سڑی نہ ہو اور یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ سبزیوں کو زیادہ نہ پکائیں کیونکہ زیادہ حرارت سے ان میں موجود حیاتین ضائع ہو جاتے ہیں اور جسم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

خون کی کمی سے بچنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ہمارا نظام ہضم ٹھیک ہو تاکہ ہم جو غذا کھائیں وہ صحیح طور پر ہضم ہو کر خون میں شامل ہو اور ہمیں طاقت پہنچائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ قبض کبھی نہ ہو۔ اگر ہم روزانہ نہار منہ ایک گلاس تازہ پانی پی لیا کریں تو قبض کی شکایت نہ ہوگی۔ اس طرح کھانے میں تازہ سبزیوں اور سلاد کے زیادہ استعمال سے بھی قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

اگر آپ کو کبھی جگر کی خرابی کی وجہ سے Jaundice ہوا ہو یا گردے اور پیشاب کی کوئی تکلیف ہو تو فوراً ڈاکٹر سے علاج کروانا چاہیئے کیونکہ جگر اور گردے ہی وہ اعضاء ہیں جہاں خون کے فاسد مادے خارج ہوتے ہیں اور صاف خون جسم کو مہیا ہوتا ہے۔

اسی طرح اگر پیٹ میں کیڑے موجود ہوں تو اس کا فوری علاج ضروری ہے خاص طور پر ہمارے ہاں بچوں میں یہ بیماری عام ہے اس لئے ضروری ہے کہ بچوں کو مٹی کھانے سے روکا جائے اور گندی جگہ پر نہ کھیلنے دیا جائے کیونکہ ان کیڑوں کے انڈے اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ عام آنکھ سے نظر نہیں آتے اور وہ مٹی کے ساتھ پیٹ میں چلے جاتے ہیں اور جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ ہضم

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کو بابرکت ترقیاں دے اور آپ کے وجودوں کو دنیا کیلئے نفع مند بنائے۔

میں اپنے بھانجے عزیزم محسن احمد کے ایک واقعہ سے بے حد متاثر ہوئی ہوں۔ وہ بچوں کے کالم کے لئے لکھ کر بھجوا رہی ہوں۔ یہ واقعہ بچوں کی دعا کی قبولیت کا ایک زبردست واقعہ ہے۔ چاہتی ہوں کہ یہ احمدی بچوں کو سنا دوں۔ تاکہ ان سب کو خدا سے ہی سب کچھ مانگنے کی خواہش پیدا ہو جائے اگر الفضل کے بچوں کے کالم کے معیار کے مطابق ہو تو شائع فرما دیجیئے گا۔

خاکسارہ نسیم مبشر صدر لجنہ ضلع گوجرانوالہ

اے میرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو!

محسن میرا بھانجا ذہین بچوں میں سے ہے ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ نصاب کی کتب کے علاوہ جنرل نالج کے رسالے پڑھنا اور خدمتِ خلق کرنا اس کا مشغلہ ہے۔ اس سے متعلق جو واقعہ میں بیان کرنے لگی ہوں۔ وہ آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل کا ہے۔ ان دنوں اس کے باپ کا ہوٹل دریائے چناب کے کنارے پر تھا۔ پچھلے سال جب سیلاب آیا تو سیلاب کی تباہ کاریوں کا اثر محسن کے باپ کے کاروبار پر بھی پڑا۔ سیلاب کی وجہ سے وہ سڑک ایک سال کے لئے بند ہو گئی۔ نتیجتاً ہوٹل بند ہو گیا۔ جس سے معاشی حالات بُری طرح متاثر ہوئے۔ اس سال محسن کی والدہ نے عید پر اُسے نئے کپڑے بھی نہ بنوا کر دیئے۔ محسن ذہین تھا وہ سب باتیں محسوس کرتا اور خاموش رہتا۔

کاپیوں کتابوں کے لئے بھی باپ سے مشکل سے پیسے ملتے۔ محسن کی ماں نے محسوس کیا کہ وہ اسکول سے معمول سے ذرا دیر سے آنے لگا ہے۔ ماں روز دیر سے آنے کی وجہ پوچھتی۔ تو یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ امی آئندہ دیر سے نہیں آوں گا۔ دو تین روز کے بعد ماں کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اس نے کہا۔ محسن آج اگر سچ سچ نہ بتاؤ گے۔ کہ دیر سے کیوں آتے ہو۔ تو آج سخت سزا دوں گی محسن نے ڈر کر ماں سے کہا۔ کہ امی آپ مجھے سزا نہ دیں میں آپ کو سچ سچ بتا دیتا ہوں کہ سکول سے دیر سے آنے کی کیا وجہ ہے؟ مگر شرط یہ ہے کہ یہ بات آپ نے کسی کو بتانی نہیں

ماں نے اس سے وعدہ کیا تو کہنے لگا امی کچھ روز ہوئے ہمارے سکول کے سامنے ایک نوجوان لڑکا بھیک مانگ رہا تھا۔ مجھے اس پر بہت غصہ آیا۔ میں نے اُسے کہا کہ تم نوجوان ہو ہٹے کٹے ہو مانگتے کیوں ہو۔ کچھ کام کیوں نہیں کر لیتے۔ کہنے لگا۔ بھائی کچھ کرنے کے لئے بھی پیسوں کی ضرورت ہے جو میرے پاس نہیں ہیں۔

میں بیمار ہی ہوں۔ میری ایک بوڑھی ماں ہے اور ایک جوان بہن ہے۔ جن کا پیٹ پالنے کے لئے مجھے بھیک مانگنا پڑتا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ یہ سب آپ کے بہانے ہیں وہ کہنے لگا کہ میں اور میری ماں قریب ہی رہتے ہیں۔ اگر یقین نہیں آتا۔ تو آپ خود جا کر دیکھ لیں۔ میں خاموش ہو گیا۔ مگر مجھے اس کے بارے میں جستجو سی لگی رہی۔ اور میرا دل چاہا کہ میں جاؤں اور دیکھوں کہ واقعی اس کی ماں بیمار ہے اور بوڑھی ہے۔ میں چھٹی کے بعد سیدھا اس طرف گیا جہاں یہ اس نے مجھے بتایا تھا۔ میں وہاں پہ پہنچا تو واقعی وہاں پہ ایک جھگی سی تھی۔ اور ایک بوڑھی سی عورت بیمار لیٹی ہوئی تھی اور ایک نوجوان لڑکی اس کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ دوسرے روز وہی نوجوان پھر ہمارے سکول کے قریب مانگ رہا تھا۔ میں اس کے پاس چلا گیا۔ اور میں نے اس سے کہا کہ اگر میں آپ کو کچھ رقم دوں تو آپ اس سے ٹافیاں خرید کر بیچنا شروع کر دیں گے؟ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ مجھے رقم کی بجائے خود ٹافیاں خرید دیں میں انہیں بیچوں گا۔ اور بھیک مانگنا چھوڑ دوں گا۔

میرے پاس پیسے نہیں تھے مگر کچھ ردی کتابیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں ان سب کو بازار لے گیا وہ سترہ روپے کی بکیں۔ میں نے ان سترہ روپوں کی ٹافیاں لیں اور اس کو دے دیں۔ دوسرے روز چھٹی کے بعد وہ ہمارے سکول کے دروازے پر کھڑا میرا انتظار کر رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا محسن یار! آپ تو میرے محسن ہیں۔ کل جو آپ نے مجھے ٹافیاں لے کر دی تھیں وہ پچیس روپے نفع پہ بک گئی ہیں۔ اب مجھے اور ٹافیاں لے کر دیں۔ تاکہ آج میں ان کو فروخت کر سکوں۔ امی اس وقت خوشی سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور اس وقت میں نے اپنے خدا سے دعا کی۔ کہ اے میرے پیارے خدا اس وقت میں ان تین آدمیوں کی طرح جو کہ غار میں پھنس گئے تھے اور اپنی نیکیوں کا واسطہ دے کر دعا کرتے تھے۔ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اگر میری یہ نیکی تجھے پسند آئی ہے۔ تو تو میرے ابو کو کاروبار عطا فرما۔ کاروبار میں بے شمار ترقی بھی عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ کو اس چھوٹے سے معصوم بچے کی نیکی پسند آئی۔ اور اس نے اس کی دعا نہایت شفقت سے بہت جلد قبول کر لی۔ سیلاب کی وجہ سے اس کے باپ کا کاروبار بالکل ختم ہو چکا تھا۔ اور اس کے متبادل کوئی کاروبار نظر نہیں آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے امریکہ جانے کے جلد ہی سامان پیدا کر دیئے۔ امریکہ جانے کے لئے پیسوں کا بندوبست۔ ٹکٹ۔ پاسپورٹ وغیرہ کا بندوبست ایسے غیر معمولی ذرائع سے ہوا کہ حیرت ہوتی ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ اس کا باپ تین ماہ کے اندر اندر امریکہ چلا گیا۔ اور وہاں پر بھی اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوئی۔ اور بہت جلد ویزہ بھی لگ گیا۔ وہ خود حیران تھا کہ اتنی جلدی کیسے ہو گیا۔ جبکہ اس سے کئی برس پہلے آئے ہوئے لوگوں کو ابھی تک ویزہ نہیں لگا۔ مگر اُسے کیا معلوم کے معصوم آنکھوں سے جب درد کے ساتھ خدا کے آستانے پر آنسو بہنے لگتے ہیں۔ اور ننھے ننھے ہاتھ جب بے اختیار ہو کر خدا سے کچھ مانگنے کے لئے اٹھتے ہیں۔ تو وہ خالی نہیں رہتے۔ ایسے لمحوں میں عرش کے کنگرے ہل جاتے ہیں۔ اور غیر ممکن ممکن میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اب جب محسن کے ابو اس کو ماہانہ جیب خرچ بھیجتے ہیں۔ تو اس کی امی کہتی ہیں۔ محسن یہ سب آپ کی دعاؤں کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو شرمندہ ہو کر کہتا ہے کہ امی آپ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ میرا اجر ضائع ہو جائے گا۔

ضرورت ہے

محلہ دار الصدر غربی کی بیت کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنے متعلقہ امیر/صدر کی سفارش کے ساتھ محلہ دار الصدر غربی کے صدر سے رابطہ قائم کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۷۷۲۵۸ 9 ENDANG- GANI S/O UWEN JUWANSAH پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن DESA SUKAMULYA۔ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰٫۳٫۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت بر قبہ ۲۸۵۴ مربع میٹر مالیتی -/۱۵.۰۰۰.۰۰۰ روپے (۲) مکان مع زمین مالیتی -/20.000.000 روپے (۳) مچھلی کا تالاب بر قبہ ۳۵۷ مربع میٹر -/۱۰.۵۰۰.۰۰۰ روپے (۴) فرنیچر مالیتی -/۵۰۰.۰۰۰ روپے۔ میزان کل جائیداد -/۳۷.۰۰۰.۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ -/۳۶۰.۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ENDANG - GANI - DESA SUKAMULYA۔ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ LING SOLIHIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ H- HARIS SUMIARTA S/O H-MAK SUDIN. انڈونیشیا۔

بقیہ:۔ شذرات

لئے شروع کیا تھا کہ مصری اور اسرائیلی جھگڑا حدود سے باہر نکلتا جا رہا تھا۔ ۲۱ نومبر کو ۱۷واں سالانہ ورلڈ ہیلو ڈے منایا گیا۔ اس کے منانے کی شرط یہ ہے کہ جو اس میں حصہ لینا چاہے وہ دس افراد کو سلام کرے۔ اسوقت ۱۳۷ ممالک اس سکیم میں شامل ہو چکے ہیں اور امسال ۹ نوبل پیس پرائز حاصل کرنے والے اور ہم ۱۰ ممالک کے سربراہوں نے اپنے خطوط کے ذریعہ برائن میکر میک اور مائیکل میکر میک کو ہیلو کہا یعنی سلام کا پیغام بھیجا۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور جیسے پہلے کہا گیا ہے۔ ان میں سے مائیکل میکر میک نے اسی دن کے منانے کا ہارورڈ یونیورسٹی سے آغاز کیا تھا اس دن کے منائے جانے سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ دنیا بھر کے سیاستدان بجائے اس کے کہ طاقت کا مظاہرہ کر کے اپنے معاملات کو سلجھائیں گفت وشنید سے اور وہ بھی سلامتی کی گفت وشنید سے اپنے معاملات طے کریں۔

بقیہ: پرائمری تعلیم

ساتویں پانچ سالہ پلین (PLAN) میں جو کہ ۸۹-۱۹۸۸ء سے ۹۳-۱۹۹۲ء تک ہے پرائمری تعلیم کو سب کے لئے لازمی کر دینے کا پروگرام رکھا گیا ہے۔ اس میں جو مشکلات پیش آنے کا امکان ہے۔ ان میں خواتین اساتذہ کی کمی خاص طور پر دیہاتی علاقے میں نمایاں ہو گی۔ پروگرام کے مطابق کوشش یہ کی جائے گی کہ لڑکیوں کو کمیونٹی ماڈل سکولز میں پرائمری کی تعلیم دی جائے اور استانیاں زیادہ سے زیادہ مہیا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اکثر استانیوں کو ملازمت کے دوران ہی ٹریننگ حاصل کرنے کی آسانیاں بہم پہنچائی جائیں گی۔ ان کی انتظامیہ اور نگرانی کے نظام کو زیادہ بہتر بنایا جائے گا۔ جہاں تک اس ساری سکیم کو بروئے کار لانے کا تعلق ہے اسکو یہ مرکزی وزارت تعلیم اور صوبجاتی محکمہ ہائے تعلیم کے ذمے ہو گا حقیقت یہ ہے کہ جتنی جلدی تعلیم دینے والے اس بات کو سمجھ جائیں کہ پرائمری تعلیم اتنی اہم ہے کہ بنیاد اچھی ہو گی تو اس پر عمارت بھی مضبوط بن سکے گی اتنا ہی زیادہ بہتر ہے۔ اب یہ خیال پیدا ہوا ہے تو خدا کرے اس کو باقاعدگی کے ساتھ عمل میں لایا جائے اور سارے پاکستان میں تمام پرائمری سکولوں میں بہتر تعلیم دی جا سکے اور بہتر تعلیم دینے کے لئے بہتر اساتذہ مہیا کئے جا سکیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(ن۔س)

بقیہ:۔ کمی خون

ہونے کی بجائے ان کیڑوں کی خوراک بنتی ہے یا جو خون بنتا ہے وہ بعض قسم کے کیڑے چوس لیتے ہیں۔ اور بچہ دن بدن کمزور اور پیلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے بچوں کے ہاتھوں اور ناخنوں اور منہ کو اچھی طرح صاف رکھنا چاہیئے۔

ہمارے ہاں جو عام خیال ہے وہ یہ ہے کہ دودھ صرف بچوں ہی کیلئے ضروری ہے یہ بالکل غلط ہے دودھ ہر عمر کے مرد اور عورت کے لئے ایک مکمل غذا ہے۔ اس میں اور بہت سی چیزوں کے ساتھ کیلشیم کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو ہماری ہڈیوں کی صحت مندی کے لئے بہت ضروری ہے۔ ہماری ہڈیاں صحیح ہوں گی تو خون کے اجزاء بھی ٹھیک بنیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں کو دودھ دینے کی ریت ہے تاکہ ان کی ہڈیاں کمزور نہ ہوں اور خون بھی صاف اور بہترین بنے۔ ہمیں روزانہ کم از کم ایک کپ دودھ ضرور پینا چاہیئے یہی وہ احتیاطیں ہیں جن پر عمل کرنے سے ہم خون کی کمی کی شکایت سے بچ سکتے ہیں اور صحت مند جسم اور تروتازہ اور شاداب چہرہ پا سکتے ہیں۔

اگر اس کے باوجود خون کی کمی کی علامات ظاہر ہونے لگیں تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیئے تاکہ جتنی جلد ممکن ہو سکے۔ خون کے ٹیسٹ وغیرہ کر کے صحیح تشخیص کے بعد علاج شروع ہو سکے۔ خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔

اخبارِ احمدیہ

ولادت

• مکرم رشید احمد صاحب کارکن خلافت لائبریری کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۳ ، نومبر ۱۹۸۹ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام از راہ شفقت عاصمہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم کفایت اللہ صاحب کی پوتی اور مکرم ولی محمد صاحب معلم وقف جدید کی نواسی ہے۔ خدا کے فضل سے بچی تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔

احباب دُعا کریں کہ خدا تعالےٰ نومولودہ کو خادمہ دین بنائے اور درازیٔ عمر عطا کرے۔

سانحہ ارتحال

• مکرم مولوی محمد احمد صاحب قریشی مولوی فاضل ۵ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز منگل گیارہ بجے شب نشتر ہسپتال ملتان میں مختصر سی علالت کے بعد بقضاءِ الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی عمر قریباً ۷۵ برس تھی۔

موصوف قریشی محمد عاقل صاحب آف بھاگلپور کے بیٹے اور مکرم قریشی نذیر احمد صاحب سابق ڈرائیور حضرت فضلِ عمر کے چھوٹے بھائی تھے۔

دِل کے عارضہ میں کئی سال سے مبتلا تھے لیکن چند دن سے شدید کمزوری محسوس کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے انہیں نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کروایا گیا۔ لیکن جانبر نہ ہو سکے۔ ۶ دسمبر کو بعد نماز ظہر ان کی نماز جنازہ مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب امیر ضلع ملتان نے پڑھائی۔ جس کے بعد ملتان میں ہی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ ان کے لئے اور دیگر لواحقین کے لئے صبر جمیل عطا ہونے اور موصوف کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

• محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علم الدین صاحب دارالنصر غربی ربوہ ۶ ، دسمبر ۸۹ء کو ساڑھے پانچ بجے صبح بعمر ۷۲ ، سال وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی عبد اللہ سنوری صاحب کی نواسی اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دردؓ کی بھانجی تھیں۔ نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے نماز عشاء کے بعد بیت المبارک میں پڑھائی۔ بعد ازاں بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دُعا بھی کروائی۔

• مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب بسرا آف چک نمبر 6/11-1-L ضلع ساہیوال (جو مکرم محمد غضنفر صاحب چٹھہ انسپکٹر مال کے پھوپھا تھے) ۹ ، نومبر ۸۹ء کو سائیکل پر اپنی زمینوں سے آتے ہوئے سڑک پر ایک بس کے نیچے آ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اگلے روز ان کی نماز جنازہ ہوئی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

موصوف جماعتی کاموں میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ حال ہی میں انصار اللہ کے تحت ہونے والے امتحان میں بھی شرکت اختیار کی جن کی سند ان کی وفات کے بعد موصول ہوئی۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

• مکرم ڈر محمد صاحب بلوچ کے والد مکرم واحد بخش خان صاحب رند آف بستی رنداں حال دارالرحمت وسطی ربوہ لمبی علالت کے بعد مورخہ ۱۲ ، نومبر ۱۹۸۹ء کو وفات پا گئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔

حبوب مُفید اٹھراء

۳۰ گرام /۱۵ ـــــ ۶۰ گرام /۴۵

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

● ملک بھر میں ہونے والی جرائم کی وارداتوں پر مبنی وفاقی وزارت داخلہ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ملک میں ۱۰۰۰۰۰ کلاشنکوفیں موجود ہیں۔ یکم دسمبر ۱۹۸۸ء سے ۳۰ دسمبر ۱۹۸۹ء تک ملک میں ۵۹۳۹ افراد قتل ہوئے ۲۳۲۶ ڈکیتیاں ہوئیں ۹۹۵ افراد کو اغواء کیا گیا۔ سندھ میں ۶۵ پولیس مقابلے ہوئے۔ ۶۷ افراد ان مقابلوں میں مارے گئے۔ پنجاب میں ۸ مقابلے ہوئے۔ فرقہ وارانہ فسادات کے ۲۸ واقعات پنجاب میں اور ۹ سندھ میں ہوئے۔ عوام میں عدم تحفظ کے ساتھ ساتھ یہ احساس بھی بڑھ رہا ہے کہ جیسے ملک میں پولیس موجود ہی نہیں رہی۔ ڈاکوؤں، اسلحہ سمگل کرنے والوں، مافیا، لسانی، نسلی اور فرقہ وارانہ فسادات میں روز افزوں ہوتے ہوئے اضافے کے باعث خود عوام اپنے گھروں کے اندر بھی احساسِ تحفظ سے محروم ہو چکے ہیں۔

● صادق آباد سے ۱۲ کلومیٹر دور تیز رفتار بس اور ویگن میں خوفناک تصادم کے نتیجے میں ۲۵ مسافر ہلاک۔ ویگن بس کو اوورٹیک کر رہی تھی کہ بس سے ٹکرا گئی۔ ویگن میں سوار تمام مسافر موقعہ پر ہلاک ہو گئے۔ بس کے ۱۴ مسافر شدید زخمی ہوئے

● وفاقی سکرٹری داخلہ ایس کے محمود نے اخبار نویسوں کو بتایا ہے کہ سعودی طیارہ نے میں بم رکھنے والوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

● ہانگ کانگ کے حکام نے ویت نامی پناہ گزینوں کے پہلے قافلے کو جبری واپسی کی سکیم کے تحت واپس بھیج دیا ہے۔ خصوصی ہوائی جہاز ۵۱ افراد کو لے کر جن میں نصف سے زیادہ بچے ہیں۔ ہنوئی پہنچ گیا ہے۔ برطانوی وزارت خارجہ کے مطابق انکی اچھی طرح چھان بین کر لی گئی تھی اور ان کو غیر قانونی مہاجرین قرار دے دیا گیا تھا۔ جیل خانے کے ۱۰۰ افسر جو انسداد فساد کے آلات سے لیس تھے ایک نظر بندی کیمپ میں داخل ہوئے کچھ لوگوں نے خود کو مقفل کر لیا بعض کھڑکیوں کی چوکھٹوں سے چمٹ گئے اور انہوں نے رونا چلانا شروع کر دیا۔ لیکن ہانگ کانگ کے حکام کے مطابق ساری کارروائی پُر امن طریق پر ہوئی۔ حکام بین الاقوامی مذمت کے لئے بھی تیار تھے تاہم ان کا کہنا ہے کہ ویت نامی مہاجرین کے سیلاب کو روکنے کا یہ واحد ذریعہ تھا کیونکہ کیمپوں میں قطعی گنجائش نہیں رہی تھی۔

● بھارت کے ایک سینئر افسر نے بتایا ہے کہ انہیں اغوا کنندگان کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ بھارت کے وزیر داخلہ مفتی محمد سعید کی بیٹی ربیعہ سعید بالکل تندرست اور خیریت سے ہیں۔ ریاست جموں اور کشمیر کے چیف سکرٹری موسیٰ رضا نے بتایا ہے کہ مذاکرات برابر جاری ہیں تاہم اغوا کنندگان نے نہ تو اپنا مطالبہ بدلا ہے نہ اسمیں کوئی اور مطالبہ شامل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو جلد اور اطمینان بخش طریق پر حل کر لیا جائے گا۔

اوقات کار موسم سرما

الٹراساؤنڈ کلینک

زیر نگرانی الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ

ڈاکٹر منیر احمد خان

صبح: ۹ تا ۱ بجے ، شام: ۴ تا ۶ بجے

جمعہ کے دن کلینک بند رہے گا

بہتر ہوگا کہ فون نمبر ۱۲۷ پر پہلے ٹائم اور ہدایات لے لیں

ڈاکٹر منیر احمد خان ! ایم بی بی ایس

الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ ممبر امریکن انسٹی ٹیوٹ آف الٹراساؤنڈ ان میڈیسن

الٹراساؤنڈ کلینک دار النصر غربی۔ ربوہ

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

پس

۱۔ اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔
۲۔ عہدیداران جماعت اور مربیان کرام قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں۔
۳۔ مجالس موصیان۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم القرآن کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

یاددہانی:۔ تعلیم القرآن کے پروگراموں کو رائج کرنے کے لئے واقفین عارضی کی فوری ضرورت ہے۔ پس جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت ہر سال کم از کم دو ہفتے وقف کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

"اے زمین و آسمان کے نور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں"۔

نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن۔ وقف عارضی) ربوہ

ذہین اور مستحق طلبہ کیلئے وظائف کی سکیم "ادائیگی حقوق طلبہ"

کا

مختصر تعارف

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ۱۹۸۰ء میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے تعلیمی وظائف کی ایک سکیم کا اعلان فرمایا۔ یہ سکیم "وظائف ادائیگی حقوق طلبہ" کہلاتی ہے ان وظائف کی رقوم صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں۔ یہ وظائف نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ ربوہ جاری کرتی ہے۔ اس کے مختصر قواعد وضوابط مندرجہ ذیل ہیں۔

I ۔ وظائف کا فیصلہ طلبہ و طالبات کی تعلیمی کارکردگی اور ان کے والدین کی اقتصادی حالت کو مدِ نظر رکھ کر کیا جاتا ہے اور حسب توفیق صرف اسی قدر امداد دی جاتی ہے جو کسی طالبعلم کے حالات اور درجہ تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہو۔

II ۔ درخواست امیدوار اور اس کے والد کی طرف سے مطبوعہ فارم پر متعلقہ امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ وصول کی جاتی ہے۔

III محکمہ تعلیم بورڈ یا یونیورسٹی کے سالانہ امتحان میں کم از کم ساٹھ فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔

ناظر تعلیم

نادار مریضوں کیلئے عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔

یہ عطیہ جات براہ راست مد امداد مریضاں خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال ہذا کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)